بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۲۰ | شمارہ ۳۵

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd. L.P. 62

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

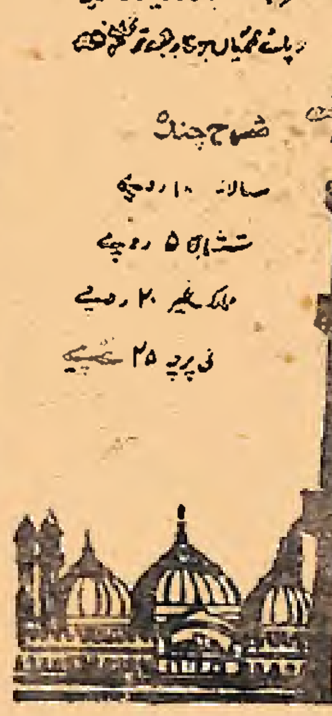

اخبار احمدیہ

قادیان یکم تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد سے بتاریخ ۲۷ ظہور بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے اگلے روز حضور انور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایمان بالغیب پر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان یکم تبوک (ستمبر) صوبہ کشمیر سے موصولہ اطلاعات کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ زیارت عت پی وہنو، کنی پورہ، شورت، بیمگام، کچھو، ٹار، بارڈی پورہ، چک ایمرچھ، نونابی، بالسو، ہرازلو اور کاٹھ پورہ کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمایا۔ اور احباب جماعت کو بیش قیمت خطابات سے نوازا۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ و بچگان بفضلہ تعالیٰ بخیرو عافیت ہیں۔ الحمد للہ

قادیان یکم تبوک۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور جملہ درویشان کرام

یکم رجب ۱۳۹۰ھ | ۳ تبوک ۱۳۴۹ ہش | ۳ ستمبر ۱۹۷۰ء

رڑکی ضلع سہارنپور میں اترپردیش کی صوبائی کانفرنس

جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ۱۹۷۰ء میں ہونے والی اترپردیش کی صوبائی کانفرنس پورقاضی ضلع مظفرنگر میں رکھی جائے۔ پورقاضی میں کانفرنس کی بابت فیصلہ مکرم محمد الیاس صاحب صدر جماعت احمدیہ کی رضامندی سے طے پایا تھا انہوں نے اس امر کا یقین دلایا تھا کہ پورقاضی میں کانفرنس کے لئے انتظامات انشاء اللہ ہو جائیں گے کانفرنس کے کام کا جائزہ لینے کی غرض سے خاکسار ۲ اگست کو پورقاضی پہنچا تھا تو انتظامی معاملات میں کافی کمی دیکھ کر یہ طے کیا کہ علاقہ کے احباب کی ایک میٹنگ ۱۲ اگست کو رکھی جائے تاکہ کانفرنس کے کاموں کا جائزہ لیا جا سکے اور کاموں کو احباب میں تقسیم کیا جا سکے۔ چنانچہ اسی تاریخ پر ضلع سہارنپور اور ضلع مظفرنگر کے احباب پورقاضی میں جمع ہوئے نیز میرٹھ سے مکرم شیخ نورالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھی شریک ہوئے۔ مقامی مبلغ مکرم محمد ایوب صاحب اور خاکسار نے بھی شرکت کی۔ اس میٹنگ کے انعقاد پر جو حالات سامنے آئے ان سے پتہ چلا کہ پورقاضی میں صوبائی کانفرنس کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ مجلس نے ان حالات پر کافی غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ پورقاضی میں کانفرنس نہ کی جائے اب مجلس کے سامنے یہ سوال تھا کہ صوبائی کانفرنس اس سال رکھی جائے یا نہ رکھی جائے۔ اگر کانفرنس رکھی جائے تو اس کا انعقاد کہاں ہو۔ اس پر کافی دیر تک

غور و خوض ہوتا رہا۔ رڑکی جو پورقاضی سے سولہ میل پر واقع ایک قصبہ ہے اور انجینئرنگ یونیورسٹی کی وجہ سے کافی مشہور ہے وہاں کے ایک نوجوان یعقوب احمد صاحب تھوڑا ہی عرصہ قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں جو مخلص اور پرجوش ہیں۔ انہوں نے یہ پیشکش کی کہ کانفرنس رڑکی میں رکھی جائے لیکن رڑکی میں چونکہ جماعت نہ تھی اسلئے احباب کو کافی پس و پیش کے بعد بہت دیر تک اس پر غور و خوض ہوتا رہا۔ حاجی بشیر احمد صاحب سکنہ بجو پورہ ضلع سہارنپور جو اپنی علالت کی وجہ سے میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکے۔ لیکن اپنے لڑکے عزیز خلیل احمد کو میٹنگ میں شرکت کے لئے بھیجا تھا اور اپنی تحریری رائے بھی بھیجی تھی۔ ان کی رائے یہ تھی کہ کانفرنس کے لئے رڑکی کا مقام مناسب رہے گا کچھ دن قبل حاجی صاحب موصوف رڑکی بھی گئے تھے اور وہاں کا جائزہ لینے کے بعد اپنی یہ رائے دی تھی۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ کانفرنس رڑکی میں رکھی جائے ساتھ ہی یعقوب احمد صاحب سکنہ رڑکی اور مظاہر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ سے یہ وعدہ لیا گیا کہ اگر وہ آپ زیادہ سے زیادہ وقت کانفرنس کے لئے دیں تب کامیابی کی صورت ہو سکتی ہے۔ مکرم مظاہر حسن صاحب سیکرٹری تبلیغ اپنے کاروباری حالات کی وجہ سے پورقاضی کو چھوڑ رہے ہیں لیکن انہوں نے

وعدہ کیا کہ اگر رڑکی میں میرے قیام کا انتظام ہو جائے تو میں کانفرنس کے اختتام تک وہاں قیام کر کے کانفرنس کے لئے کام کروں گا۔ ان کی اس پیشکش کو قبول کر لیا گیا۔ اس میٹنگ کے بعد خاکسار مظاہر حسن صاحب اور یعقوب احمد صاحب رڑکی پہنچے اور وہاں حالات کا جائزہ لیا۔ رڑکی کی اہمیت اس لحاظ سے بہت زیادہ ہے کہ اس کے بالکل قریب ہردوار ہے کلیر شریف ہے اور مدرسہ دیوبند ہے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے یہ مقام سنٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔

کانفرنس کے انعقاد کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹاؤن ہال اور اس سے ملحقہ پارک مل گیا ہے مہمانوں کے قیام کے لئے جگہ کی کوشش کی جا رہی ہے ان حالات کے پیش نظر احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں رڑکی پہنچیں۔ اور مستورات کو بھی ہمراہ لائیں۔ تا اگر مستورات کافی تعداد میں پہنچ جائیں۔ تو ان کا علیحدہ بھی ایک اجلاس رکھا جا سکے۔

کانفرنس کے کام کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو کانفرنس سے کچھ عرصہ قبل رڑکی پہنچ کر کانفرنس کے کاموں میں مدد دے سکیں۔ امید ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے کر کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مدد دیں گے۔

خاکسار
بشیر احمد
انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

سرینگر میں جماعت احمدیہ کی صوبائی کانفرنس

جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر خصوصاً اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان عموماً یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ اس سال جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر نے سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۷۰ء کو سرینگر میں منعقد کرنا قرار پائی ہے اس کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پہلی کانفرنس ہوگی اور اس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بنفس نفیس شمولیت فرمائیں گے جو اس وقت جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ .... کشمیر جموں خصوصیت سے اس کانفرنس میں شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔ مرکز سے انشاء اللہ تعالیٰ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ باہر کی جماعتوں کے جو دوست بھی توفیق پائیں وہ اس کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔

خاکسار ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۳ ربنبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳ ستمبر ۱۹۷۰ء

بارانِ رحمت کا نزول

اگست کا مہینہ تمام ہوا۔ اس مہینہ میں امسال ہمارے یہاں برسات کا موسم جوبن پر رہا۔ ماہ جولائی کے نصفِ اول تک جس طرح امساکِ باراں اور خشک سالی کی صورت تھی۔ اس کے پیشِ نظر علاقے میں نہایت درجہ پریشانی کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ زمیندار طبقہ کے لئے بر وقت بارش ساونی کی فصل کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لگاتار امساکِ باراں کے سبب کسانوں کی نظریں بار بار آسمان کی طرف اُٹھتی رہیں اور اُفق پر کسی وقت بھی بادل کا نام و نشان نہ پاکر آزردہ خاطر ہو جاتے رہے لیکن اگست کے مہینہ میں بارانِ رحمت کا نزول ہوا اور خوب کھل کر بارشیں ہوئیں۔ کسانوں کی جان میں جان آئی اور بہت سی توقعات پیدا ہوئیں۔ سادہ حوصلے بڑھے!!

اہلِ ارض کی اس صورتِ حال کا نقشہ کھینچتے ہوئے قرآن کریم نے بڑے ہی پُرلطف انداز میں بعض اہم مضامین کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (الروم آیت نمبر ۴۹ تا ۵۱)

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ بر وقت بارانِ رحمت نازل کرنے کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادل کی شکل میں بخارات اُٹھاتی ہیں پھر وہ اُن کو جس طرح چاہتا ہے آسمان پر پھیلا دیتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور تو اس کو دیکھتا ہے کہ بادل میں سے ٹپکتی ہے۔ پھر جب خدا تعالیٰ اس بادل کو اپنے بندوں میں سے جس تک پسند کرے پہنچا دیتا ہے۔ تو اچانک وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس بارانِ رحمت کے نزول سے قبل بالکل ہی ناامید ہو گئے تھے۔!! اب اے مخاطب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانات کا مشاہدہ کرو اور دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کے مر جانے کے بعد اس کو زندہ کرتا ہے یہی خدا ہے جو ہر قسم کے مُردوں کو زندہ کیا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے

کیسے سادہ عام فہم انداز میں ایک طرف ضرورت کے وقت بارش نازل ہونے کو خدا کی رحمت کا نشان بنایا گیا اور واضح کیا گیا ہے کہ لوگوں کی معیشت پر بارانِ رحمت کس قدر اثر انداز ہے۔ یہ خدائے قدوس کی رحمانیت ہی ہے جو سب کی زندگی کے تقاضوں کو پورا کر رہی ہے اور نادر و توانا خدا ہزاروں ہزار پردوں میں ہوتے ہوئے اپنی زبردست قدرتوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ ایسی بے شمار قدرتوں میں سے ایک عظیم قدرت بارانِ رحمت کا نزول بھی ہے۔

لہٰذا مندرجہ آیات میں سے تیسری آیت پر ایک بار پھر غور کیجئے۔ آیت کا ابتدائی "فانظر" ہر صاحبِ بصیرت شخص کو اس کے مضمون پر بار بار غور و فکر کی دعوت دے رہا ہے۔ چنانچہ دیکھئے آیت کریمہ میں کس طرح جسمانی زندگی کی تمثیل کے ذریعہ انسان کی روحانی زندگی کے دقیق اور اہم مسائل کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ بارانِ رحمت کے نزول کے ذریعہ جس طرح مردہ زمین ایک نئی زندگی حاصل کرتی ہے۔ اسی طرح جب ایک لمبی مدت ارسالِ مرسلین پر گزر جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تازہ بتازہ الہام و کلام میں وقتی انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو دلوں کی زمین بھی مادی زمین کی طرح مردہ ہو جاتی ہے۔ ...

ایسے وقت میں جس طرح مادی زمین کی تر و تازگی اور اس کی زندگی کے آثار پیدا ہونے کے لئے شدت کے ساتھ آسمانی پانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسی طرح جب تک کسی برگزیدہ ہستی پر خدا تعالیٰ کا الہام و کلام نازل نہ ہو اس وقت تک دلوں کی یبوست بھی دور نہیں ہو سکتی اور ان میں زندگی کی حرکت بھی دیکھی نہیں جا سکتی

مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے بارانِ رحمت کے نزول کو ناقابلِ تردید قرار دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کس طرح دلوں کی زمین مردہ ہو چکی تھی اور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی برکت ہے کہ آسمان سے روحانی پانی الہام کی صورت میں نازل ہوا دلوں میں بھی تر و تازگی پیدا ہونے لگی۔ چنانچہ دلوں میں زندگی کی واضح علامت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے اندر زبردست انقلابی صورتِ حال کا نمودار ہونا ہے۔ اور ایک دنیا نے اس امر کا مشاہدہ کر لیا کہ عرب کے وہی بادیہ نشین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض یاب ہو کر ساری دنیا کے معلم بن گئے۔

زیرِ نظر آیت کریمہ کے آخری حصہ میں خدا تعالےٰ کے متعلق مُحْيِ الْمَوْتٰى کہہ کر لطیف رنگ میں اسباب کا اشارہ دیا گیا ہے کہ جب سے یہ کائنات معرضِ وجود میں آئی اور ذرّیتِ انسان کو اس معمورہ میں آباد کیا گیا روحانی رنگ میں احیاءِ موتیٰ کا کام اس وقت سے چلتا آیا ہے اور جب تک اس کا وجود دنیا میں ہے وقتاً بعد وقتٍ ایسے سامان ہوتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اس مضمون کو سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۱۸ میں زیادہ واضح صورت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے فرماتا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (الحدید آیت ۱۸)

یاد رکھو اللہ تعالیٰ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا رہتا ہے دیکھو ہم نے تمہارے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو احیاءِ موتیٰ ہوا وہ ایک بے نظیر تھا اور کیفیت میں سب سے بڑھ کر تھا ان کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زبان مبارک کے ذریعہ بتا دیا گیا کہ ایک لمبے زمانہ کے گزر جانے کے بعد خود مسلمانوں پر بھی اسی طرح کے حالات آ جانے والے تھے جبکہ ان کے دلوں کی زمین پر بھی مُردنی چھا جانی تھی تب انہیں بھی کسی ایسی برگزیدہ شخصیت کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر کے دلوں کی یبوست دور کرنے کی ضرورت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نائب اور آپ ہی کا ظلِ کامل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام افرادِ امت کو چھوڑ کر صرف اسی ایک کو اپنا سلام پہنچانے کی تاکید کی یہ وہی مبارک شخصیت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الامام المہدی کے نام نامی سے یاد فرمایا۔!! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور قرآن کریم کے فیضانِ عام کے نتیجہ میں فی زمانہ امام مہدی پر خدا تعالےٰ کا الہام نازل ہونا اور اس کی پاک صحبت سے دلوں کو نئی زندگی نصیب ہونا امرِ مقدر تھا۔

قرآن کریم کی وحی وحی متلو ہے اس کی لائی ہوئی شریعت تا قیامت ہے قرآن کریم کی اس بلند شان کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی ساری دنیا پر قرآن کریم ہی نے واضح کی ہے کہ امتِ مرحومہ کے خدا رسیدہ افراد خدائی الہام و کلام سے مشرف ہوتے رہیں گے۔ سو یہ ایک ایسا امتیازی نشان ہے جس سے دیگر تمام امتیں محروم ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی بات کو اسلام کے شجرۂ طیبہ کا شیریں ثمرہ قرار دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰۗـؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔ (حٰم سجدہ آیت ۳۱ و ۳۲)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے"۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اس وقت احمدیت اسلام کی جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے اس کے دو بڑے محاذ ہیں

ایک دہریت اور دوسرے عیسائیت

عیسائیت کے خلاف جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین میں ہوگا

اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہمیں روپیہ کے علاوہ مخلص احمدی ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی ضرورت ہے

ہم پر اس سلسلے میں بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے دعا کرو کہ ہم ہمیشہ سابقون میں رہیں پیچھے نہ رہ جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳ جولائی ۱۹۷۰ء بمقام سعید ہاؤس ابیدجان

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض

یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے انشاء اللہ نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔

جب ہم مذہبی نقطۂ نگاہ سے دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو جو نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ

دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ

دہریت اور الحاد کا شکار ہو چکا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ روس میں نہ صرف یہ کہ خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں بلکہ ایک وقت میں انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ زمین سے (نعوذ باللہ) اللہ کے نام کو اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔

ضمناً میں یہاں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشہور "Iron Curtain" (آئرن کرٹن) میں ہماری خاطر شگاف ڈال دیا ہے۔ اور کمیونسٹ ممالک میں لوگ احمدی ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

ایک یوگوسلاوین ڈاکٹر

آسف جب میں دورہ پر گیا ہوں مجھے یورپ میں ملے چند دن تک ساتھ رہے۔ یہ نہایت شریف اور ذہین آدمی ہیں۔ میڈیسن کے ڈاکٹر ہیں لیکن اٹامک ریسرچ میں بھی انہیں مہارت ہے لیکن اس کے تشخیص والے حصے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ چونکہ اٹامک انرجی کے ذریعہ علاج ہونے لگ گیا ہے شاید وہ اس میں دلچسپی لیتے ہوں گے اس لئے دس پندرہ منٹ میں نے ان سے گفتگو کی اور بتایا کہ یہ تو ایک غیر فطری علاج ہے جس کی طرف اب دنیا جا رہی ہے چنانچہ اس کے متعلق جو دلائل اس وقت میرے ذہن میں آتے تھے وہ میں نے انہیں بتائے وہ چپ کر کے خاموشی سے میری باتیں سنتے رہے پھر جب میں خاموش ہوا تو وہ کہنے لگے مجھے اس کے علاج والے حصے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے صرف تشخیص والے حصے سے مجھے دلچسپی ہے۔ چند سال ہوئے وہ احمدی ہوئے تھے پھر وہ واپس اپنے ملک یوگوسلاویہ گئے وہاں انہوں نے تبلیغ شروع کر دی اور اب وہاں ان کے ذریعہ ایک جماعت قائم ہو گئی ہے اسی طرح پولینڈ میں بھی چند آدمی احمدی ہو چکے ہیں۔ چیکوسلواکیہ ہماری جماعت کے لٹریچر میں دلچسپی لے رہا ہے۔ بڑا حیران ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نام دنیا سے مٹانا چاہتے تھے۔ اکرہ (گھانا) میں مسجد کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر اور سفراء جو مسلمان تھے وہ تو آئے ہی تھے لیکن چیکوسلواکیہ کا سفیر بھی وہاں موجود تھا وہ ہمارے کاموں میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا۔ اکرہ میں ہمارے قیام کے دوران میں جو بھی Function (فنکشن) ہوئے ان میں چیکوسلواکین سفیر شامل ہوتا رہا۔ ایک ایسی عمارت میں دلچسپی لینا جس کے متعلق اسلام کہتا ہے کہ یہ انسان کی ملکیت ہی نہیں۔

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ

یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں ایک ایسی عمارت میں دلچسپی لینا جس میں پانچ وقت اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہوتا اور اس کی عظمت و کبریائی کا اقرار کیا جاتا ہے اس کے سنگ بنیاد کی تقریب میں ایک دہریہ ملک کے سفیر کا شامل ہونا جو دنیا سے اللہ تعالیٰ کا نام مٹانا چاہتے تھے بہت معنی رکھتا ہے۔ میں اس کی تفصیل میں اس وقت نہیں جا سکتا۔

بہرحال دنیا کا ایک بڑا علاقہ ایسا ہے جہاں دہریت اور الحاد کی حکومت ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس "Iron Curtain" (آئرن کرٹن) میں ہمارے لئے شگاف پیدا کر دیا ہے اور ہم ان علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں مگر

یہ ابھی ابتدا ہے

اس کی انتہا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میں رشیا میں جماعت کے افراد کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں یہ آپ کا کشف ہے لیکن اس انتہا کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے متعلق میں اس وقت بات کر رہا ہوں۔ اسی طرح چین ہے وہاں سے بھی مذہب کو نکال دیا گیا ہے۔ اور اس کی جگہ دہریت اور الحاد آ گیا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں بھی یہی حالات ہیں۔ مگر یہ تو وہ علاقے ہیں جہاں حکومت اور عوام نے اعلان کر دیا کہ مذہب سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

علاوہ ازیں دنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہیں جن پر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ مثلاً عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ سارا یورپ عیسائی ہے۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ انگلستان ایک عیسائی ملک ہے۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ عیسائی ممالک ہیں۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ کینیڈا اور یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ عیسائی ممالک ہیں۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ جنوبی امریکہ (جس میں بہت سے ممالک ہیں) عیسائی ملک ہے۔ اسی طرح افریقہ کے بعض حصوں کے متعلق آپ کہیں گے کہ یہ عیسائی ممالک ہیں لیکن

حقیقت یہ ہے

نہ یہ عیسائی ممالک ہیں البتہ کسی وقت یہ عیسائی ہوا کرتے تھے۔ اب عملاً یورپ ... نے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں ... کو ختم کر دیا ہے یعنی گرجا کے ساتھ ... دلچسپی نہیں رہی۔ البتہ ان قوموں پر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے۔ آپ نے ... خواب میں بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ آپ اپنے تصور میں بھی نہیں لا سکتے کہ کسی مسجد کے سامنے For Sale (فار سیل) کا بورڈ لگا ہوا ہو یعنی یہ مسجد قابلِ فروخت ہے لیکن خود میری ان آنکھوں نے لندن کے بعض گرجوں کے سامنے "For Sale" (فار سیل) کا بورڈ لگا ہوا دیکھا ہے۔ دوسری مصروفیات کی وجہ سے مجھے اکثر باہر نکلنے کا کم ہی موقعہ ملتا تھا لیکن جب کبھی میں موٹر میں باہر نکلتا اور کہیں گرجا نظر آتا خصوصاً اتوار کے روز تو میں یہ دیکھنے کی کوشش کرتا کہ مجھے اندر جانے والے نظر آجائیں اور یہ معلوم کر سکوں کہ وہ کس عمر یا کس ٹائپ کے لوگ ہیں۔

جب میں ۱۹۶۷ء میں وہاں گیا تھا تو اس وقت ایک موقعہ پر ہماری کار ایک گرجے کے سامنے سے ایسے وقت گزری جب کہ پرستش کرنے کے بعد عیسائی گرجا سے باہر نکل رہے تھے۔ چنانچہ

میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا

کہ اگر میں بہت ہی محتاط اندازہ لگاؤں تو یہ ہوگا کہ ان میں ۹۵ فیصد لوگ ساٹھ سال سے بڑی عمر کے تھے اور بمشکل ۵ فیصد لوگ ساٹھ سال سے کم عمر تھے۔ اس طرح نوجوانوں کی گویا تین نسلیں سمجھی جا سکتی ہیں اگر ہر ایک نسل ۲۰ سال کی ہو تو پچھلی تین نسلیں ایسی ہیں جنہیں عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ انگلستان ایک عیسائی مملکت کہلاتی ہے۔ مگر عجیب مملکت ہے کہ وہاں کی ملکہ کو Sodomy (سوڈومی) بل پر مجبوراً دستخط کرنے پڑے ۱۹۶۷ء میں ایک دفعہ ایک پادری نے بڑی سمجھی شوخی دکھائی تھی۔ اگرچہ وہ بڑے ادب سے بات کرتا تھا لیکن مجھے اس کی باتوں میں ہلکی سی شوخی کی بو آئی۔ اس کو جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ مجھے تم لوگوں پر رحم آتا ہے۔

اس کے سوال اور میرے جواب میں بظاہر کوئی تعلق نہیں تھا لیکن میں تو اسے جھنجھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگ گیا کہ

مجھے اُن پر رحم کیوں آتا ہے؟

میں نے اسے کہا کہ مجھے تم پر اس لئے رحم آتا ہے کہ جب تم نے "Defender of the Faith" (ڈیفنڈر آف فیتھ) قرار دے رکھا ہے (یعنی عیسائیت نے انگلستان کے بادشاہ یا ملکہ کو "محافظ عیسائیت" کا لقب دے رکھا ہے) وہ مجبور ہوئی Sodomy (سوڈومی) بل پر دستخط کرنے کے لئے۔ اس سے زیادہ تمہاری قابلِ رحم حالت اور کیا ہو سکتی ہے؟

بہرحال یہ عیسائی ممالک تو کہلاتے ہیں مگر ان میں عیسائیت نہیں ہے کسی وقت تھی مگر اب انہیں پتہ ہی نہیں کہ عیسائیت کسے کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں بہت سے پادری ہیں۔ یہ اور بعض دوسرے لوگ عیسائیت پر دیانتداری سے ایمان رکھتے ہوں گے۔ ہم بدظنی نہیں کرتے کہ کسی کو تثلیث جیسے نامعقول عقیدے پر دیانتداری سے ایمان نہیں۔ ٹھیک ہے ہزاروں ہوں گے اور کروڑوں کی آبادیوں میں شاید لاکھوں بھی ہوں جو دیانتداری سے سمجھتے ہوں کہ تثلیث اور کفارہ کا مسئلہ صحیح ہے لیکن بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہیں عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں صرف نام کے عیسائی ہیں اور رسماً کبھی کبھی گرجا چلے گئے کبھی نہ گئے۔ مذہب کی جو غرض ہے وہ بالکل مفقود ہے۔

اس وقت جہاں عیسائیت کا کچھ hold (ہولڈ) مجھے نظر آتا ہے ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن

جہاں تک میں نے سوچا ہے

مجھے اس زمین پر عیسائیت کی تین pockets (پاکٹس) نظر آتی ہیں۔ ایک سپین ہے۔ وہاں ابھی تک Catholicism (کیتھولک ازم) کا hold (ہولڈ) ہے۔ اور کسی وقت تو اتنی سخت گرفت تھی کہ وہ دوسرے عیسائی فرقوں کو گرجے اور دوسری عبادت گاہیں بنانے کی بھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ابھی چند سال ہوئے انہوں نے کچھ نرمی کی ہے۔ ہمارا ڈرائیور پروٹسٹنٹ تھا وہ بڑے غصے سے کہتا تھا کہ ایسے باربیرین دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوئے کیونکہ ان پر انہوں نے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

بہرحال

کہنے کو یہ عیسائیت کا ایک سا رقبہ ہے اور سپین میں اس کا قوم پر کچھ نہ کچھ hold (ہولڈ) ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی امریکہ ہے وہاں بھی سپین اور پرتگال کے لوگ گئے ہوئے ہیں اور وہاں بھی سپینش زبان بولتے ہیں اور غالباً اسی وجہ سے ان کے دماغ پر بھی اور ان کی زندگیوں پر بھی عیسائی مذہب کا ایک حد تک hold (ہولڈ) ہے۔ لیکن آج دنیا میں عیسائیت کی دوسرے مذاہب سے جو جنگ ہو رہی ہے اس میں سپین کا اگر کوئی حصہ ہے تو بہت معمولی اور جنوبی امریکہ کا غالباً کوئی حصہ نہیں ہے۔ شاید کچھ پیسے وغیرہ ان سے لے لیتے ہوں گے۔ اس جنگ میں وہ اس طرح شریک نہیں کہ وہ فرنٹیئر یعنی محاذ پر آکر اسلام کے مقابلے پر کھڑے ہوں۔ پادری ابھی یورپ سے ہی جا رہے ہیں مثلاً بلجیم، ہالینڈ، اٹلی اور فرانس ہیں۔ یہ عیسائیت کی پاکٹس رہ گئی ہیں۔ ان ملکوں کی اکثریت تو میرے نزدیک عیسائی نہیں رہی لیکن بہرحال ان ممالک میں عیسائیت کی سٹرانگ پاکٹس ہیں وہاں افریقہ میں ان ملکوں کے پادری جا رہے ہیں ممکن ہے کچھ سپین کے بھی ہوں۔

فکر اور تدبر کرنے والے عیسائی پادری میرے نزدیک اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کا

اسلام کے ساتھ آخری معرکہ

افریقہ میں ہے اور اب وہاں بڑا زور دے رہے ہیں۔ انگلستان میں گرجے برائے فروخت اور افریقہ میں نئے گرجے بنوا رہے ہیں۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی توجہ کا مرکز اس وقت انگلستان یا یورپی ممالک نہیں بلکہ افریقہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت مختلف عیسائی پادریوں کی جو بین الاقوامی کانفرنسیں ہوا کرتی تھیں ان میں وہ بیان دیا کرتے تھے (اور وہ چھپے ہوئے ہیں ہمارے پاس ان کے حوالے موجود ہیں) کہ افریقہ انکی جیب میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت افریقہ عیسائیوں کے خیال میں انکی جیب میں تھا پھر اس کے بعد حالات بدلے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحم کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور وہ افریقہ جو عیسائیت کی جیب میں تھا (ذمہ دار پادریوں اور بشپس کے حوالے موجود ہیں کہ افریقہ ان کی جیب میں ہے) اس کے متعلق انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بات مشتبہ ہے پتہ نہیں یہ برِاعظم عیسائیت کی جیب میں آتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے نیچے جمع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ۵۰-۵۰ چانس کی باتیں کرنے لگے۔ پھر جب ہماری تبلیغی مہم اور تیز ہوئی تو انہوں نے بین الاقوامی کانفرنسوں میں یہ بیان دیئے ہیں کہ اگر وہ ایک افریقن کو عیسائی بناتے ہیں تو ہم دس افریقنوں کو مسلمان بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور دس کی نسبت سے اسلام کی فتح اور عیسائیت کی شکست تسلیم کر لی۔ پھر جنہیں وہ عیسائی بناتے ہیں

ان کی حالت یہ ہے

کہ بلجیم کے پادری افریقہ کے ایک ملک میں ۲۵ سالہ تبلیغ کرنے کے بعد بوڑھے ہو کر واپس جا رہے تھے ہمارے ایک مبلغ بھی courtesy call (کرٹسی کال) کے طور پر اس سے ملنے گئے اور اتفاق کی بات تھی کہ وہاں اُس وقت اور کوئی نہیں تھا۔ صرف وہ تھا یا ہمارا مبلغ تھا۔ بے تکلفانہ باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ عیسائی پادری کہنے لگا کہ سچی بات یہ ہے کہ میرے ۲۵ سالہ تجربہ اور کوشش کا نچوڑ یہ ہے کہ اس عرصہ میں میں نے صرف ایک آدمی کو عیسائی بنایا ہے ویسے ہزاروں پر ہم نے

عیسائیت کے لیبل

لگائے ہیں۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ وہ عیسائی نہیں ہیں۔ کوئی ہم سے دودھ لینے کی خاطر عیسائی ہوا ہے۔ کوئی ہم سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے عیسائی بنا ہے۔ کوئی نوکری کی خاطر عیسائی ہو گیا ہے کوئی گندم اور دوسری غذائی ضرورتوں کی خاطر عیسائی بنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ وہ عیسائی نہیں ہے ہمارے مال اور دولت میں انہیں دلچسپی ہے

عیسائیت میں انہیں دلچسپی نہیں

لیکن ایک آدمی کے متعلق مجھے علم ہے کہ وہ دل سے عیسائی ہوا ہے۔ ہمارے مبلغ نے اس سے کہا کہ ہم تو ہزاروں تم میں سے کھینچ کر مسلمان بنا چکے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہے اور ان کے متعلق ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ وہ پختہ مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کا ذاتی مشاہدہ کر کے آپ سے انتہائی محبت کرنے والے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے ہم نے بھی باہر اس قسم کے بہت نظارے دیکھے ہیں

بہرحال مذہبی نقطۂ نگاہ سے

دنیا کا جو نقشہ اس وقت

ہمارے سامنے ہے

وہ یہ کہ بعض علاقوں میں نوجوان اقوام نے اعلان کر دیا کہ وہ عیسائی نہیں وہاں تو دہریت اور الحاد کا زور ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک علیحدہ محاذ ہے۔ اس کے متعلق میں کسی اور خطبہ میں بیان کروں گا۔ دنیا کا ایک علاقہ اور یہ بہت بڑا علاقہ ہے۔ اس میں ہمیں برائے نام کے عیسائی نظر آتے ہیں یا دہریہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی نہیں ہیں۔ لیکن عیسائیت کا نام ان ملکوں میں ہے اور جہاں عیسائیت کا کافی Hold (ہولڈ) ہے وہ سپین اور جنوبی امریکہ کے علاوہ افریقہ کا برِاعظم ہے جہاں

اسلام اور عیسائیت کے درمیان جنگ

لڑی جا رہی ہے۔ اگر دنیا کا یہ نقشہ صحیح ہو اور میرے نزدیک صحیح ہے تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ پر

یہ زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کہ وہ اس محاذ پر عیسائیوں کو شکست دے۔ وہاں افریقہ میں کبھی عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ ہمارے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ پہلے شہروں اور قصبوں میں پڑھے لکھے لوگوں میں ان کی تبلیغ کا بڑا زور تھا لیکن جب سے ہم آئے ہیں۔ یہ اب Bush (بُش) میں چلے گئے ہیں۔ وہ دوست اپنی طرف سے تو یہ کہہ رہے تھے کہ اب ہم کیا کریں؟ میں نے انہیں فوراً کہا Fallow them into the Bush میں جا کر ان کا پیچھا کرو۔ انہیں یہاں بھی ٹکنے نہیں دینا۔

عیسائیت اسلام کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ افریقہ کے معاشرہ پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ ابھی آٹھ دس دن ہوئے رپورٹ آئی ہے کہ ہمارے چلے آنے کے بعد کماسی میں

ایک بہت بڑا عیسائی پیرامونٹ چیف

مر گیا۔ وہ خود عیسائی اور اس کے حلقہ اثر میں ہزاروں کی تعداد میں عیسائی لیکن اس پیرامونٹ چیف کے مرنے پر جس طرح بدمذہب والے یعنی مشرک دفن کیا کرتے تھے وہی رسوم شروع ہو گئیں۔ مرنے والا بھی عیسائی اس کے علاقے میں اس کے ماتحت جو تھے ان میں سے بڑی بھاری اکثریت عیسائیوں کی لیکن رسوم جاہلیت کی اور ان کے مطابق اسے دفنایا

اس کا مطلب یہ ہوا

کہ عیسائیت نے لیبل لگا دیا ہے لیکن معاشرہ میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ اس کے مقابلے میں (دنیا ویسے آگے نکل گئی ہے ہمیں تو وہی آواز پیاری ہے جو حضرت بلال رضی کی تھی) ہزاروں کی تعداد میں ہم نے عیسائیوں میں سے بھی اور مشرکوں میں سے بھی مسلمان بنائے ہیں اور ان کے سینے اللہ کے نور سے منور ہیں۔ وہ "اسھد ان لا الٰہ" کہنے والے نہیں۔ بلکہ "اشہد ان لا الٰہ" کہنے والے ہیں یعنی ان کا عربی کا تلفظ بھی صحیح ہے۔ وہ عربی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تبھی جذبی ہیں احمدیت اور اسلام سے انہیں جو پیار ہے وہ تو ہے ہی لیکن عربی زبان سے بھی وہ عشق رکھتے ہیں۔ انہیں عربی بولنے کا بڑا شوق ہے۔ چنانچہ وہاں کئی علاقوں میں عربی بولی جاتی ہے۔ کماسی سے قریباً دو اڑھائی سو میل دور گھانا کے بارڈر پر واقع ہماری وا کی جماعتیں ہیں۔ کچھ وقت کم تھا کچھ وہاں کے حالات مثلاً سڑکوں اور سفر کی دوسری سہولتوں کا علم نہیں تھا اور پھر Briefing (بریفنگ) ناقص تھی۔ چنانچہ

ہمارا پروگرام یہ طے پایا

کہ کماسی سے صبح ٹیچی مان جو ستر میل کے فاصلے پر ہے وہاں جائیں گے اور پھر واپس آ جائیں گے۔ کماسی میں وا کے دو سو نمائندے آ گئے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں ہماری کتنی جماعتیں ہوں گی یعنی مختلف جماعتوں کے دو سو نمائندے اکٹھے ہو کر آ گئے اور مشکل یہ پیدا ہو گئی کہ ان کی اپنی لوکل زبان تھی جو کماسی کی زبان سے بالکل مختلف تھی۔ اگر میری تقریر کا کماسی زبان میں ترجمہ ہوتا تو وہ بالکل سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے دوستوں سے مشورہ کیا کہنے لگے کہ اگر آپ انگریزی میں بولیں گے تو ان میں سے ۵ - ۱۰ فیصد سمجھ جائیں گے لیکن ۹۰ فیصد بالکل نہیں سمجھیں گے۔ اور پھر انگریزی تقریر کی صورت میں ان کی لوکل زبان میں ترجمہ کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ لیکن اگر آپ عربی میں بولیں تو یہ انگریزی سے زیادہ عربی سمجھ جائیں گے۔ ہماری وہاں کی جماعتوں کے ایک پریذیڈنٹ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ وہ عربی بڑی اچھی جانتے تھے وہ کہنے لگے کہ میں آپ کی عربی تقریر کا اپنی لوکل زبان میں ترجمہ کر دوں گا۔ چنانچہ وہاں مجھے مختصراً عربی میں تقریر کرنی پڑی۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ

انہیں عربی سے بڑا پیار ہے

اس علاقے کے لوگ ہماری طرح کی پگڑیاں باندھتے ہیں ہماری نقل میں نہیں بلکہ ویسے ہی ان کا پرانا رواج ہے۔ کلاہ غالباً نہیں ہوتا۔ اپنی ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہیں لیکن ہمارے ملک کی طرح طرّہ نکلا ہوا اور بالکل یہی شکل ہوتی ہے۔ وہ بڑے اچھے اور سادہ لوگ تھے۔ ہمارے جو دوست احمدی ہوتے ہیں یہ صحیح ہے کہ شروع میں بعض میں کمزوری ہوتی ہو گی کیونکہ ولی بن کر تو اس نے احمدی نہیں ہونا بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے احمدی ہو کر ولی بنے گا۔ اس کے لئے لمبے عرصہ تک تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال وہ لوگ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ ہمارے ایک نوجوان ناتجربہ کار مبلغ نے ہمارے نائیجیریا کے پریذیڈنٹ جن کا نام بجری ہے ان کے ساتھ موٹر میں بیٹھے ہوئے کوئی بدتمیزی کر دی۔ بجری صاحب کا ایک بیٹا وہاں کی ہائی کورٹ کا جج بھی ہے اور مخلص احمدی (نائیجیریا کے دو مسلمان جج ہیں۔ اور دونوں احمدی ہیں۔ ایک ہمارا احمدی ہے اور ایک باغیوں میں سے لاہوری ہے۔ بہرحال وہ بھی اپنے آپ کو احمدی ہی کہتے ہیں) بجری صاحب نے جو اس مبلغ کو جواب دیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ کس قسم کے احمدی ہیں۔ وہ اس سے کہنے لگے۔ دیکھو! تم نے بدتمیزی کی ہے میں ایک پرانا احمدی ہوں اور احمدیت میرے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے مجھ پر تمہاری اس بات کا کوئی اثر نہیں لیکن

میں تمہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں

اگر تم نے نوجوانوں کے سامنے ایسی بات کی تو ان کو احمدیت سے دور لے جانے کے تم ذمہ دار ہو گے۔ وہ لوگ احمدیت کے عاشق اور بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ ان کا جو کیریکٹر ہے اور ان کی جو عادتیں ہیں وہ اتنی اچھی اور خوبصورت ہیں کہ مجھے بعض دفعہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ وہ کہیں ہم سے آگے نہ نکل جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ کوئی رشتہ تو نہیں کہ جو مرضی ہم کریں اور وہ ہمارے اوپر مہربان رہے اور دوسرے اس کی راہ میں زیادہ قربانیاں دینے والے، اس کے زیادہ عاشق اور اس سے زیادہ محبت کرنے والے ہوں وہ انہیں بھلا دے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ وہاں جو نسل اس وقت پرورش پا رہی ہے وہ بڑی سنجیدہ ہے۔ حالانکہ تعلیمی لحاظ سے وہ بڑے پیچھے ہیں۔ لیکن اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ

وہ قوم سعید فطرت لے کر پیدا ہو رہی ہے

(دنیوی لحاظ سے بھی) مثلاً کوئی بچہ سڑک پر نہیں آئے گا۔ وہاں ڈرائیور کو کوئی خدشہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی انسان کو Knock down کر دے گا اور اسے مصیبت پڑ جائے گی اور اسی واسطے وہ بالعموم ستر اسی میل کی رفتار سے کار چلاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے تو سے سیرالیون تک ۷۰ میل کی مسافت سوا تین گھنٹے میں طے کی۔ کوئی آدمی سڑک پر نہیں آتا۔ سڑک کے کنارے سات آٹھ سال کے بچے کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر کیا مجال ان میں سے کوئی سڑک پر آ جائے۔ وہ سڑک کے کنارے یا دکانوں کے پاس رہتے ہیں مگر جہاں سے ٹریفک گزر رہی ہوتی ہے وہاں بالکل نہیں جاتے۔ ان کی سنجیدگی کا یہ حال ہے کہ ایک چھوٹی افریقن بچی جسے ہم نے اپنی بیٹی بنایا ہے۔ (اس کا باپ راضی ہو گیا تھا۔ اسے ہم ساتھ تو لا نہیں سکتے تھے۔ تیاری مکمل نہیں ہو سکی تھی مثلاً پاسپورٹ وغیرہ بنوانا تھا)۔ وہ بچی منصورہ بیگم کو اس سے ملنے آئی تھی تین گھنٹے کا جلسہ اور پانچ سال کی وہ لڑکی منصورہ بیگم کہتی ہیں کہ وہ میرے قریب آ کر بیٹھ گئی اور تین گھنٹے تک خاموشی سے بیٹھی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی ٹانگ بھی نہیں ہلائی اور جلسہ کی کارروائی کو بڑی توجہ سے سنتی رہی حالانکہ اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا۔ بچپن آخر اس کا بھی ہے صرف ہمارے بچوں کا بچپن تو نہیں ہوتا۔ چنانچہ بچپن کی عمر نے بھی کوئی جوش نہیں دکھایا وہ ہلی تک نہیں بلکہ ساتھ بیٹھی ہوئی عورت نے اسے کہا بھی کہ تم تھک گئی ہو گی اپنی ٹانگوں کو ہلا ڈلا لو مگر اس نے سنی اَن سنی کر دی اور اسی طرح بیٹھی رہی۔ پس

اس قسم کے بچے وہاں پیدا ہو رہے ہیں

یہاں ہمارے سکولوں میں عجیب ڈسپلن ہے۔

انہیں دیکھ کر رشک آتا ہے

یہ صحیح ہے کہ زیادہ ڈسپلن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکولوں میں پیدا ہوا ہے لیکن اس ڈسپلن کو قبول کرنے والے تو وہی افریقن ہی ہیں۔ تعلیم میں بڑے اچھے جا رہے ہیں۔ مجھے بھی بعض موقعوں پر یہ یقین کہ میں نے ان میں کوئی نقص دیکھا) یہ بات کہنی پڑتی کہ پیچھے نہ دیکھو۔ یہ درست ہے کہ تم مظلوم ہو۔ کئی سو سال تمہیں یورپی اقوام نے لوٹا۔ تمہیں تعلیم نہیں دی۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں لیکن پیچھے دیکھنے کی ضرورت نہیں اسلئے کہ اگر تعلیم کے اور مادی ترقیات کے اور روحانی ترقیات کے دروازے تم پر بند ہوتے اور تمہیں اپنے مستقبل کی طرف پیٹھ کرنی پڑتی تو تم پیچھے دیکھتے اور کڑھتے، گالیاں دیتے اور بدلہ لینے کی سوچتے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے علم کے میدان میں بھی اور مادی ترقیات کے میدان میں بھی اور روحانی ترقیات کے میدان میں بھی تمہارے لئے بزرگ شاہراہیں کھول دی ہیں تو اب آگے بڑھو۔ سامنے کی طرف دیکھو پیچھے کیوں دیکھتے ہو؟ ان کے اندر آگے بڑھنے کی اہلیت پائی جاتی ہے۔

وہ بڑی سمجھدار قوم ہے

وہ توجہ سے پڑھتے ہیں اور وقت کو ضائع نہیں کرتے۔ اس لئے وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی ہے۔ پتہ ہی نہیں ہوتا ایک صبح کو دنیا اٹھ کر دیکھتی ہے کہ جس قوم کو لوگ پیچھے سمجھتے وہ اُن سے آگے نکل گئی ہے۔ جاپان کی تاریخ میں ایسا ہی ہوا۔ یورپ سمجھتا تھا کہ کوئی ایشیائی ملک اُن سے آگے نہیں نکل سکتا مگر ایک صبح کو انہیں یہ اقرار کرنا پڑا کہ جاپان اُن سے آگے نکل گیا یا کم از کم ان کے برابر آ گیا ہے (اعلان تو شاید برابر آنے کا کیا تھا کیونکہ اپنے سے آگے نکل جانے کا تو وہ مان نہیں سکتے تھے) اور یہ اسلئے کہ جو ایک اندرونی تبدیلی رونما ہوتی ہے، ایک نسل کے بعد جب دوسری نسل وہ مقام حاصل کر رہی ہوتی ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

یہ جو افریقہ میں اگلی نسل پرورش پا رہی ہے جیسے میں دیکھ کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے اور صداقت اُن پر کھولے اور دین و دنیا کی حسنات سے ان کو نوازے وہ ایسے صحیح فطرت ہیں کہ اگر ان کی صحیح تربیت کی جا سکے تو وہ دوسری قوموں سے بہت آگے نکل جائیں گے۔ روحانی لحاظ سے بھی وہ ہم سے آگے جا سکتے ہیں۔ ہم نے کوئی monopoly (اجارہ داری) تو نہیں کی ہوئی اللہ تعالیٰ سے جو آدمی اس کی راہ میں زیادہ قربانیاں دے گا۔ جو اس سے زیادہ پیار کرے گا۔ جو دنیا کو چھوڑ کر اس کی طرف زیادہ توجہ کر رہا ہوگا اس سے وہ زیادہ پیار کرے گا کیونکہ قرآن کریم میں جو اصول بیان ہوئے ہیں ان کے خلاف تو نہیں ہو سکتا۔

بہت سارے digression (ڈائی گریشن) یعنی اِدھر اُدھر بھی میں گیا ہوں۔ حالات بھی بتائے تھے۔ جو بات میں نے آپ سے اس وقت کہی ہے وہ خلاصۃً یہ ہے کہ

اسلام کی جنگ سوائے احمدیت کے کسی اور نے نہیں لڑنی

اور جو اسلام کی جنگ لڑی جانی ہے اس کے بڑے محاذ دو ہیں اور چھوٹے چھوٹے محاذ بھی ہیں کسی وقت ان پر بھی روشنی ڈالوں گا) ایک دہریت اور لادینیت کا محاذ اور دوسرا نام نہاد عیسائیت کا محاذ۔ نام نہاد میں نے اس لئے کہا ہے کہ عیسائیت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے لیکن مادی لحاظ سے اور دنیوی طاقت کے لحاظ سے اس کا دنیا میں بڑا اثر و رسوخ ہے۔ ایک غلافِ فطرت کام کرنیوالا افراد رلیڈر جو ہے جہاں عیسائیت کا مقابلہ ہوگا وہ عیسائیت کی مدد کرے گا حالانکہ اس کے سارے اعمال اور زندگی عیسائی نقطۂ نگاہ سے بھی گندی ہیں لوٹ ہے یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے سپین یا جنوبی امریکہ میں اس طرح اکٹھے ہو جانا اور counter attack (کونٹر اٹیک) کے لئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی کوئی امید ہو۔

عیسائیت کے دلائل کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زبردست لٹریچر مہیا کر دیا ہے کہ ان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک ایک چیز کو لے کر اس کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ نوجوانوں کے لئے ان کا ایک خلاصہ شائع کر دیا جائے گا جس میں صرف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ دلائل

ہوں گے۔ عیسائیت کے ایک مسئلہ کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا تھا اس کے متعلق اب مختصراً ہی کچھ کہوں گا کیونکہ دیر ہو گئی ہے۔

اور یہ مسئلہ نجات ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک نجات کا مفہوم یہ ہے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان کیا ہے میں اسے اپنے الفاظ میں مختصراً بیان کر رہا ہوں) کہ انسان گناہ اور نسیان کے مواخذہ سے بچ جاتے اور بس۔ یعنی گناہ تو وہ کرتا رہے لیکن اسے سزا نہ ملا کرے۔ یہ ان کے مسئلہ کفارہ سے استدلال ہوتا ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ بہرحال عیسائی اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان کے نزدیک نجات کے معنے یہ ہیں کہ ایک گنہگار بے شک گناہ کرتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں بے شمار ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ خواہ اُن کا کوئی مذہب ہو یا نہ ہو وہ اس قسم کے موٹے موٹے گناہ کرتے ہی نہیں۔ کیا مجال ہے کہ وہ زنا کریں، چوری کریں یا ڈاکہ ڈالیں یا کسی کو قتل کریں مگر پھر بھی کوئی عقلمند شخص انہیں نجات یافتہ نہیں کہہ سکتا۔ صرف اس لئے کہ وہ چوری نہیں کرتے صرف اسلئے کہ وہ ڈاکہ نہیں ڈالتے صرف اسلئے کہ وہ قتل نہیں کرتے، صرف اس لئے کہ وہ لڑکیوں کا اغوا نہیں کرتے وہ نجات یافتہ نہیں کہلا سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ

نجات کا صحیح مفہوم

ابدی خوشحالی اور دائمی مسرت ہے۔ یہ ابدی خوشحالی صرف اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب انسان کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا ہو جائے اور یہ زندہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شناخت حاصل نہ ہو۔ کیونکہ جس شخص نے خدا تعالیٰ کی صفات کی شناخت ہی حاصل نہیں کی روحانیت میں اس کا اگلا قدم اُٹھ ہی نہیں سکتا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی شناخت کر لی۔ وہ شناخت جو انسان کو سنکھیا کے زہر کی ہوتی ہے اگر کوئی شخص اس کے سامنے اس کی قاتل ڈوز لا کر رکھ دے تو اُسے پتہ ہوتا ہے کہ اگر میں اسے کھاؤں گا تو مر جاؤں گا۔ گویا سنکھیا کی اسے شناخت ہو گئی اور وہ اسے نہیں کھائے گا سوائے اس مجنون کے کہ جس کی بات ہم نہیں کر رہے یا جو خودکشی کر رہا ہے۔

پس آپ نے فرمایا کہ جتنی شناخت ایک شخص کو زہر یعنی سمّ قاتل کی ہوتی ہے اتنی شناخت بلکہ اس سے بڑھ کر شناخت اللہ تعالیٰ کی صفات کی ہونی چاہیئے یعنی شناخت ایک ننھے انسان کو شیر کی ہوتی ہے اگر اسے پتہ لگے کہ اس راستے پر شیر دیکھا گیا ہے اور وہ ایک دو آدمیوں کو پہلے مار چکا ہے تو کوئی نہتا شخص وہاں سے کبھی نہیں گزرے گا۔ پس یہ شناخت ہی کا نتیجہ ہے کہ اسے ایک معرفت عطا ہوئی کہ یہ راستہ خطرناک ہے جتنی شناخت کسی کو ایک زہریلے سانپ کے زہر کی ہے اگر اسے پتہ ہو کہ اس جگہ سانپ ہے تو وہ اس کے سوراخ میں کبھی اُنگلی نہیں ڈالے گا اگر اس قسم کی شناخت یا اس سے بڑھ کر شناخت اللہ تعالیٰ کی صفات کی ہے تو یہ ایک صحیح اور حقیقی اور کامل معرفت ہے لیکن اگر ایسی نہیں تو پھر ایک وہم ہے ایک دعویٰ بے دلیل ہے۔

پس سچی خوشحالی اور دائمی مسرت کے حصول کے لئے

اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت

ضروری ہے۔ جب ہر ایک کو اپنی بساط اور اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اس معرفت کے دو نتیجے نکلتے ہیں ایک تو چونکہ وہ نہایت عظمت اور جلال والی ذات ہے اس کی عظمت اور جلال کو دیکھ کر اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑی حسین ذات ہے کیونکہ وہ سارے حسنوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ ساری دنیا میں جہاں بھی حسن نظر آتا ہے وہ اسی کے حسن کا پرتو ہے۔ اس کے حسن کا مشاہدہ کر کے .... اس کی شناخت پا کر یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ عظیم ہستی جس نے مجھے پیدا کیا اور قوتیں دیں وہ کہیں مجھ سے خفا نہ ہو جائے۔ جس خوف کا ہم نام لیتے ہیں وہ یہی خوف ہے سانپ والا خوف نہیں) یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہے۔

معرفت کے نتیجہ میں جو دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ محبت ہے کیونکہ حسن بھی نظر آیا اور احسان بھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! میں تم پر بے شمار نعمتیں نازل کرتا ہوں۔ موسلا دھار بارش کے قطرے تو گنے جا سکتے ہیں لیکن میری نعمتیں نہیں گنی جا سکتیں۔ پس جب انسان کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے نظر آ جاتے ہیں تو وہ

اللہ تعالیٰ کی صحیح اور کامل اور حقیقی شناخت

پا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ ہر اس چیز سے

ڈر رہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہوتی ہے اور ہر اس چیز سے پیار کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح معنوں میں مائل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی محبت کو حاصل کرتا ہے۔ اس طرح اُس کا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے اور یہ نجات ہے اسی میں دائمی خوشحالی اور مسرت ہے۔

یس

افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ

کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں اور ٹیچرز کو رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کرنے کی جو میں نے تحریک کی تھی اس سلسلہ میں شاید ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ ہے کہ ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی ڈاکٹر ہوں اور ایسے ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی وہاں کام کر سکیں یعنی وہ بھی بی۔ اے، بی ایڈ یا بی ایس سی، بی ایڈ ہوں۔ کیونکہ بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں مسلمان لڑکی تعلیم میں بہت پیچھے ہے اور پردے میں غلو کر رہی ہے۔ اس لحاظ سے اچھا ہے کہ وہاں بے پردگی نہیں اور بے پردگی سے پردہ میں غلو اچھا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہاں کی مستورات علم سے اور علم دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے ہیں اور ان سے وہ محروم ہیں۔ ہماری طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ایسے علاقوں میں با پردہ پڑھائی کا انتظام کیا جائے تاکہ اگلی نسل کی بچیوں کو ہم علم کے نور سے منور کر سکیں۔

ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی۔ میں وہاں پانچ ہیڈز آف دی سٹیٹس سے ملا ہوں۔ میں ایک غیر ملکی نہ میری ان سے جان نہ پہچان مگر انہوں نے مجھ سے بے حد پیار کیا۔ ان پانچ میں سے تین تو عیسائی تھے۔ باقی دو غیر احمدی مسلمان تھے لیکن مجھ سے اس طرح ملتے تھے جیسے ان کا کوئی بزرگ ہو۔ میں دل میں حیران بھی تھا اور الحمد للہ بھی پڑھتا تھا کہ میں تو بالکل عاجز اور ناکارہ انسان ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ ایک جگہ ایک آرچ بشپ نے شروع میں تھوڑی سی شوخی کی تھی (اس کی تفصیل بڑی لطیف ہے بعد میں کسی وقت بتاؤں گا) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دماغ پر ایسا رعب ڈالا کہ واپسی پر مصافحہ کرتے وقت اس طرح جھک گیا جس طرح اپنے سے بڑے بشپ کے سامنے جھک رہا ہو۔ اس وقت بھی میرے دماغ میں یہی آیا کہ

تثلیث توحید کے سامنے جھکی ہے

یہ خیال نہیں پیدا ہوا کہ یہ شخص میرے سامنے جھکا ہے۔ میں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ میں نے اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے موضوع پر باتیں کی تھیں جس سے وہ اتنا مرعوب ہوا کہ چلتے وقت اُسے جھکنا پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ تو بے حد فضل کرنے والا ہے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ موقعہ یعنی اللہ تعالیٰ کی تدبیر کیا ہے؟ احمدیت کی زندگی کی یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ بے حد رحم کرنے والا ہے اگر ہم پھر بھی الحمد للہ نہ کہیں تو ہم بڑے ہی بدقسمت ہوں گے پھر تو وہ آگے آ جائیں گے جو الحمد للہ کہنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہماری نسلوں کی صحیح تربیت کی بھی توفیق دے اور ہمیں یہ بھی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ سابقون میں رہیں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کی خاص توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن جماعتوں میں قاضی موجود ہیں وہ ان کے ناموں سے مطلع کریں۔ اور جن جن جماعتوں میں کوئی قاضی ابھی تک نہ مقرر کیا گیا ہو وہ قاضی مقرر کریں جو شرعی مسائل سے واقف ہو اور فیصلہ کرنے کا ملکہ رکھتا ہو انتخاب کرا کر جلد از جلد نظارت ہذا کو ان کے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ تا ان کی منظوری دی جائے امید ہے کہ جملہ جماعتیں جلد از جلد اس انتخاب کو مکمل کر کے اطلاع دیں گی۔

ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں لفظ "حقیقی" کا استعمال

اور

سرینگر کے بعض غیر مبایعین کے مطالبہ پر ایک مباحثہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل امیر تبلیغی و تربیتی وفد سرینگر کشمیر

کہتے ہیں کہ ایک قوم دُم کے بغیر پورا ہاتھی کھا گئی۔ جب ان سے سوال کیا جاتا کہ آپ لوگ ہاتھی کھا گئے ہیں تو وہ پوری قوم معہ اپنے امیر قوم کے شور ڈال دیتی کہ یہ سب جھوٹ ہے اور دعویٰ کرتا ہے۔ یہ دیکھو ہاتھی کی دُم باقی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہاتھی اب بھی محفوظ ہے۔ اس پر ضرب المثل بن گئی کہ "یا کل الفیل و یترک الذنب" کہ ہاتھی کھا جاتے ہیں اور دُم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے غیر مبایعین دوستوں کا رویہ بھی اس قسم کا دکھائی دیتا ہے۔ یہ قوم متشابہات میں سے ایک لفظ یا جملہ لے لیتی ہے اور محکمات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک عمارت بناتی اور شور ڈالتی چلی جاتی ہے۔ مسئلہ نبوت، مسئلہ اسمہ احمد، مسئلہ خلافت، مسئلہ کفر و اسلام، مسئلہ ولادت مسیح، مسئلہ بشیر اولاد اور مصلح موعود وغیرہ میں ان لوگوں کا یہی رویہ دکھائی دیتا ہے۔ جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ غیر مبایعین کے بانی مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عین حیات میں وہی عقائد رکھتے تھے جو آج جماعت احمدیہ کے ہیں تو اس کا یہ لوگ ایک دلچسپ جواب یہ دیا کرتے ہیں کہ

"ہم لوگ کوئی اس بات کے پابند ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی ہر بات کو مان لیں؟"

یہ ہے عجیب و غریب منطق ہمارے ان غیر مبایع دوستوں کی۔

کچھ عرصہ قبل ایک نیک طبع غیر مبایع نوجوان مکرم عبد الصمد صاحب بی۔ اے سے ملاقات ہوئی جو کہ عمارتی لکڑی کی تجارت کرتے ہیں اور ابھی نئے ہی لاہوری فریق میں داخل ہوئے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ میری خواہش ہے کہ دونوں جماعتیں متحد ہو جائیں لیکن لاہوری فریق نے مجھے بتایا ہے کہ آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تشریعی نبی یقین کرتے ہیں۔ لہٰذا اتحاد ممکن نہیں ہے۔ خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ ہم لوگوں پر یہ بدظنی اتہام ہے۔ ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی اور ظلی نبی یقین کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کو مقام نبوت سیدنا و مولانا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔

موصوف یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور دعدہ کیا کہ میں لاہوری فریق کو بتاؤں گا کہ جبکہ ظلی نبی اور امتی نبی تو لاہوری فریق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین کرتا ہے۔ پھر خلافت سے کٹ کر الگ جماعت بنانے کے کیا معنے؟

مکرم عبد الصمد صاحب اس کے کچھ عرصہ بعد پھر ملے اور کہا کہ لاہوری فریق کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "حقیقی نبی" تصور کرتی ہے۔ اور حقیقی نبی درحقیقت تشریعی اور مستقل نبی ہوتا ہے۔ اور غیر مبایعین نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اس مضمون کو تحریر دے دیں۔ لیکن صاحب کی یہ تحریر ہم اخبارات میں شائع کروا دیں گے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی اور تشریعی نبی یقین نہیں کرتے۔ خاکسار نے بتایا کہ حقیقی نبی سے مراد اگر تشریعی یا مستقل نبی ہو تو اس قسم کا نبی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین نہیں کرتی لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ لفظ "حقیقی" ایک اضافی اور نسبتی امر ہے ایک چیز اپنی ذات میں ایک حقیقت ہوتی ہے لیکن ایک دوسری حقیقت کی نسبت سے وہ حقیقت نہیں رہتی بلکہ اس کے مقابلہ میں مجاز قرار پاتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں صرف ایک ہی ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص اُمی تھا۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱)

اس کا مطلب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی نبی نہ تھے اپنی ذات میں حضور بھی حقیقی نبی

تھے البتہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے حضور کا مہدی ہونا مجازاً قرار پایا۔ لولا الاعتبارات لبطلت الحکمت۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبی کے حقیقی معنوں" کے اعتبار سے نبی تھے لیکن اگر حقیقی نبی کی اصطلاح تشریعی نبی یا مستقل نبی کے لئے استعمال کی جائے تو ان معنوں کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی نبی نہ تھے۔ دلکل ان یصطلح۔

بہرحال خاکسار نے سرینگر کے بعض غیر مبائعین کے مطالبہ پر جو وضاحتی چٹھی لکھی تھی اس کا کوئی جواب سرینگر کے غیر مبائعین سے اب تک بن نہیں پڑا اور جس کے سامنے یہ لوگ ساکت و خاموش دکھائی دیتے ہیں اس کی نقل قارئین "بدر" کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل ہے فھو ھذا

مکرم و محترم عبدالصمد صاحب سیٹھ بابو

سرینگر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مسئلہ نبوت کے متعلق خاکسار نے آپ کے سامنے جو وضاحت کی تھی آج آپ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بعض غیر مبائع دوستوں نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی اس وضاحت کو ضبط تحریر میں لاکر پیش کریں تاکہ اسے اخبارات میں شائع کیا جائے۔

مسلک ہذا بصورت تحریر خدمت ہے:۔

"جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبی اور امتی نبی یقین کرتی ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا اور امتی نبی نبی نہیں ہوتا۔ تو اس کے جواب میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر پیش کریں گے کہ:۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیا گیا نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے میں کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اس نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳۸)

جماعت احمدیہ "نبی کے حقیقی معنوں" کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی یقین کرتی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ "حقیقی" کا لفظ ایک اضافی اور نسبتی امر ہے ایک چیز اپنی ذات میں ایک حقیقت ہوتی ہے۔ ایک دوسری حقیقت کی نسبت سے وہ حقیقت نہیں رہتی اس موقعہ پر مقولہ حکمت یاد رکھنا چاہیئے کہ لولا الحیثیات لبطلت الحکمت اگر کسی چیز کی حیثیتوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ تو حکمت باطل ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں حقیقی نبوت کا لفظ بعض جگہ تشریعی اور مستقل نبی کے لئے استعمال فرما کر اس قسم کی نبوت .... نبوت سے انکار فرمایا ہے۔ اور بعض جگہ صرف تشریعی نبی کے لئے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے۔ لہٰذا ان اصطلاحوں کے اعتبار سے ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی نبی قرار نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ "حقیقی نبی" سے مراد اگر تشریعی نبی یا مستقل نبی ہو تو ہم اس قسم کے مدعی نبوت کو مردود اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ سید الاولین والآخرین خاتم المرسلین وخاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اس قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا نہ نیا نہ پرانا۔ فقط"

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ جماعت احمدیہ

سرینگر کشمیر ۸/۲۳

درخواست دعا

مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ مبلغ بیس روپے شکرانہ فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ انکے بڑے صاحبزادے عزیز سید نعیم احمد کو اللہ تعالیٰ نے بی ایس سی فائنل پارٹ فرسٹ میں نمایاں کامیابی بخشی ہے۔ عزیز نے ایک مضمون میں گولڈ میڈل بھی حاصل کیا ہے۔ الحمدللہ اس سال دسمبر میں ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان شروع ہو جائے گا جبکہ موصوف کا دوسرا لڑکا عزیز سید محمود احمد تو ہیریش جینئر کیمبرج کا امتحان دے رہا ہے ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

مینجر بدر

نقل ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ قادیان ر ۱۵۴

۲۶-۸-۱۳۴۹ ہش
۱۹۷۰ء

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ کہ جناب منموہن صاحب آنند ایڈووکیٹ ۲۷ / ۳ سیکٹر ۱۱-بی چندیگڑھ نے قدیمی تعلقات کی بناء پر مطلع کیا ہے کہ جناب لالہ پشوری مل پلیڈران کے والد ماجد ۱۳ راگست کو وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ معاملہ برائے فیصلہ مجلس میں پیش ہے۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ

۱۔ صدر انجمن جماعت احمدیہ بھارت شری لالہ پشاوری مل صاحب کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو وہ تقسیم ملک سے قبل اور اس کے بعد جماعت کے لئے تعاون کے رنگ میں کرتے رہے ہیں۔

۲۔ نظارت علیا کی طرف سے ان کے بڑے صاحبزادے جناب منموہن صاحب آنند ایڈووکیٹ چنڈی گڑھ اور ان کی معرفت دیگر افراد خاندان کی خدمت میں تعزیت کا تار بھجوا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس حسن سلوک اور ہمدردی کا ان کو اور ان کی اولاد کو جزائے خیر دے۔

۳۔ اس تعزیتی قرارداد کی نقل جناب آنند صاحب کو بھجوا دی جائے۔

۴۔ جماعتی آرگن ہفت روزہ "بدر" میں بھی یہ قرارداد شائع کی جائے۔

۵۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے لواحقین کے لئے دعا کی درخواست کی جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ کے ایک ہمدرد کا انتقال

صدر انجمن احمدیہ قادیان و احمدیانِ قادیان یہ اندوہناک خبر سن کر بے حد حزیں ہوئے کہ جناب لالہ پشوری مل صاحب پلیڈر گورداسپور ۱۳ راگست ۱۹۷۰ء کو وہاں وفات پاگئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس امر کو فراموش نہ کرے گی کہ لالہ جی محترم نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اس وقت ... بہت ہمدردی اور محبت کا سلوک طویل عرصہ تک کیا جبکہ تقسیم ملک کی وجہ سے غیر معمولی حالات میں جماعت پر نازک دور آیا تھا۔ مختلف حاجاتی مقدمات میں جماعت کی طرف سے بڑی محنت اور ہمدردی سے پیروی کرتے رہے۔ اور آپ کے مشورے قانونی لحاظ سے بہت صائب اور تعصب سے پاک ہوتے تھے آپ نے ایک بار اس شدید خواہش کا اظہار کیا تھا کہ کاش میں جوان ہوتا اور اس نازک دور میں جماعت کی پوری طرح امداد کرتا۔ اس کا علم ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے اور آپ کے متعلقین کے حالات دریافت فرمائے تھے۔

جماعت احمدیہ قادیان ان کے صاحبزادہ شری من موہن آنند صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ اور ان کے ذریعہ ان کے جملہ لواحقین کے ساتھ اس افسوسناک وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مدرسہ احمدیہ ۱۹ ستمبر کو کھلے گا!

تعطیلات میں ایک ہفتہ کی توسیع

نظارت تعلیم کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۹ ستمبر کو کھلے گا ناظر صاحب تعلیم نے تعطیلات میں ایک ہفتہ کی توسیع فرمادی ہے اساتذہ و طلباء مطلع رہیں اور وقت پر حاضر ہو جائیں۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

از روئے بائبل

دُنیا کے آخری نجات دہندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(ایک امریکن پادری سے دلچسپ گفتگو)

مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ انچارج مدراس

نجات انسان کا ایک فطری تقاضہ ہے۔ اور انسانی فطرت میں وہی چیز داخل ہو سکتی ہے جو نہایت ضروری اور اہم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب نے نجات کے متعلق مختلف تصورات اور نظریات دُنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ عیسائیت کی بنیاد ہی نجات پر رکھی گئی ہے جس کا دوسرا نام انہوں نے کفارہ رکھا ہے۔ ہندو مذہب بھی مکتی اور موکھش کے نام پر اس مسئلہ کو تسلیم کرتا ہے اور شیطان کی گرفت سے چھٹکارا پا کر خدا تعالےٰ کی پناہ میں آنے کا راستہ بھی نجات کی راہ انسان کو بتاتا ہے۔

اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک جتنے بھی پیغمبر، اوتار وغیرہ آئے ہیں وہ سب کے سب وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے مطابق اپنے اپنے زمانہ اور دائرہ عمل کے لئے نجات کا رستہ دکھانے والے اور نجات دہندہ تھے لیکن صرف عیسائیت ہی وہ مذہب ہے جو یہ کہتی ہے کہ حضرت یسوع مسیح ہی دُنیا کے واحد نجات دہندہ ہیں۔ ان کے علاوہ دُنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک کوئی نجات دہندہ نہ پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔

چنانچہ یہ سطور ایک امریکن پادری مسٹر ہرلسٹ ہان سے کی گئی گفتگو سے متاثر ہو کر لکھ رہا ہوں۔

مورخہ ۱۴ اراگست بعد نماز جمعہ خاکسار اور برادرم مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مذکورہ پادری صاحب سے ملنے کیلئے یہاں کے Women Christian College گئے۔ موصوف نے ہم سے بڑی خندہ پیشانی سے ملاقات کی اور ہم سے گفتگو پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کالج کے ایک کمرے میں لے گئے اور مختلف مسائل پر گفت و شنید شروع ہوئی۔

انہوں نے دوران گفتگو کہا کہ عیسائی اور مسلمان دونوں الہام اور کلام الٰہی پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے کلام نے ایک کتاب یعنی قرآن کریم کی صورت اختیار کرلی لیکن ہم عیسائی یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا کلام مجسم (Living Word) ہو کر حضرت یسوع مسیح کی صورت میں ہمارے سامنے آگیا۔

اس پر ہم نے یہ کہا کہ اس سے بھی اسلام اور قرآن کریم کی ہی برتری اور عظمت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید آج بھی ہمارے پاس اُسی طرح محفوظ ہے جس طرح مقدس کلام اُترا تھا اور رہتی دُنیا تک اس سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اس کے بالمقابل آپ کے کہنے کے مطابق کلام الٰہی مجسم ہو کر ایک ایسے شخص کی شکل اختیار کر گیا جو ایک عاجز انسان تھا جسے یہودیوں نے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا تھا۔ بالآخر اُنہوں نے آپ کو صلیب پر لٹکا دیا اور اُسی پر اُنہوں نے جان دے دی۔ گویا مسلمانوں کا کلام الٰہی غیر فانی ہوا اور آپ کا کلام فانی ہے۔

اس پر پادری صاحب کچھ جھینپ سے گئے۔ اور کہنے لگے کہ یہ آپ لوگوں کی سمجھ کا پھیر ہے۔ ورنہ حقیقت کچھ اور ہے۔

اس کے بعد ہم نے اُن سے توحید و تثلیث اور صلیبی واقعہ کے بارے میں گفتگو چھیڑی تو ہمارے انداز گفتگو اور طرز کلام سے متاثر ہو کر یکدم پوچھ بیٹھے کہ آپ احمدی تو نہیں؟ ہم نے مصلحتاً اس جواب سے گریز کرنا چاہا تو وہ اصرار کرنے لگے کہ میں اب صرف یہ سننا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں احمدی ہیں یا نہیں؟ جب ہم نے کہا کہ ہاں ہم احمدی ہیں تو اچانک اُن کا چہرہ واضح طور پر متغیر ہو گیا اور ہنستا مسکراتا چہرہ سکڑ گیا چہرے پر ترش روئی اور تلخی نمایاں ہو گئی۔

اس پر امریکن پادری صاحب کہنے لگے کہ جہاں تک میرا احمدیوں کے متعلق مطالعہ ہے وہ مسلمانوں کا ایک گمراہ فرقہ ہے اُنہیں نہ کوئی اسلام سے تعلق ہے نہ قرآن سے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے انہیں کافر کہا ہے۔

وہ کہتے رہے کہ ہمارا مقابلہ مسلمانوں سے ہے اور ہمارے مخاطب بھی وہی لوگ ہیں آپ لوگ نہیں۔

اس پر ہم نے کہا کہ آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اب راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں اور ہم سے بات کرنا نہیں چاہتے۔

وہ کہنے لگے کہ ہم آپ سے کس طرح بات کر سکتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے کہ یسوع مسیح کو خدا نے بجسمہ آسمان پر اُٹھا لیا ہے جبکہ آپ لوگ قرآن کریم کی اس بات کو ہی ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔

وہ آگے کہنے لگے کہ آپ احمدیوں کا ہمیشہ سے دعویٰ رہا ہے کہ عیسائی آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

اس پر ہم نے کہا کہ یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ آپ نے جبکہ ہم اپنی گفتگو کا موڑ ہی بدل دیا ہے۔ آپ کو احساس کمتری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے تھا بلکہ یہ کہکر آگے آ جانا چاہیئے تھا کہ ہم احمدیوں سے شکست کھانے والوں میں سے نہیں بلکہ آخری دم تک آپ سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ سُن کر انہوں نے کھڑے ہو کر کہا آپ لوگ ہمیشہ سے ہمارے یسوع مسیح کی توہین کرنے والے ہیں اس لئے یسوع مسیح کی خوشی اسی میں ہے کہ ہم آپ سے بظاہر شکست قبول کریں۔ اور یہ کہہ کر جب پادری صاحب نے بالکل ہتھیار ڈال دیئے تو ہم نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ اُن سے رخصت ہوں۔

اس طرح ایک دفعہ پھر ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعی نہایت شاندار رنگ میں صلیبی عقائد کو پاش پاش کر دیا ہے۔

پادری صاحب نے دوران گفتگو صاف اور واضح رنگ میں یہ کہا تھا کہ حضرت مسیح ناصری سے قبل جتنے بھی پیغمبر آتے تھے یعنی حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم میں سے کوئی بھی لوگوں کا نجات دہندہ نہ تھا۔ یہ شرف حضرت مسیح ناصری ہی کو حاصل تھا۔

حضرت مسیح کو بے گناہ اور نجات دہندہ ثابت کرنیکے لئے عیسائیوں نے خدا تعالےٰ کے پاک و مقدس پیغمبروں میں سے ہر ایک کی عیب شماری کی ہے اسی طرح بائبل میں بھی جابجا نبیوں کو گنہگار گردانا گیا ہے اس کے بالمقابل اسلام نے تمام نبیوں کو معصوم اور پاکباز ٹھہرایا ہے۔

ذیل میں نبیوں کے بارے میں عیسائیت اور اسلام کی تعلیمات کا موازنہ دیا جاتا ہے اس سے خدا تعالےٰ کے مامورین و مرسلین کے بارے میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کی خوبی کا اندازہ ہو سکے گا۔

۱۔ حضرت آدمؑ کے متعلق بائبل کہتی ہے

آدم نے خدا تعالےٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے ایک گناہ کیا۔ اس وجہ سے پوری زمین لعنتی بن گئی۔

(پیدائش باب ۲)

اس کے مقابل اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نمائندہ اور خلیفہ تھے اور اُنہوں نے کوئی گناہ نہ کیا تھا بلکہ ایک بات کے سمجھنے میں اُن سے غلطی اور بھول واقع ہو گئی تھی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

(۲۰ : ۱۱۶)

یعنی ہم نے آدم کو ایک امر کی تاکید فرمائی تھی مگر وہ بھول گئے اور ہمیں خوب علم ہے کہ اس کے دل میں ہمارا حکم توڑنے کے متعلق کوئی پختہ ارادہ اور عزم نہ تھا۔

(۲) حضرت نوحؑ کے متعلق عیسائیوں کی یہ تعلیم ہے۔

"نوح نے انگور کا باغ لگایا اور اُس نے اُس کی مے پی اور اُسے نشہ آیا اور اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا" (پیدائش ۹۔ ۲۰، ۲۱)

لیکن قرآن کریم حضرت نوح علیہ السلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (۳:۳۴)

یعنی خدا تعالےٰ نے آدمؑ اور نوحؑ

کو اور ابراہیمؑ و عمران کے خاندانوں کو ان کے زمانہ میں تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔

(۳) حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بائیبل کا کہنا ہے کہ آپ نعوذ باللہ نہ صرف خود جھوٹ بولتے تھے بلکہ اپنی بیوی کو بھی جھوٹ بولنے کا حکم دیا۔ (پیدائش ۲۰:۱۲ اور ۲۰:۲) اس کے بالمقابل قرآن کہتا ہے کہ

اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔

(۱۹:۴۲) یعنی آپ بڑے راستباز صدیق اور خدا کے سچے پیغمبر تھے آپ کی صدق گوئی پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔

(۴) حضرت لوطؑ کے متعلق بائیبل نے یہ شرمناک الزام لگایا کہ آپ کی دونوں بیٹیوں نے اپنے باپ کے ساتھ مباشرت کی (العیاذ باللہ) بائیبل کے اس ہولناک الزام کی تردید کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا کہ آپ خدا کے سچے مامور مرسل تھے اور ان کی بیٹیوں کے متعلق یہ کہکر کہ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ (۷۹:۱۱) ان کی طہارت و پاکدامنی کی تصدیق فرمائی۔

(۵) حضرت داؤدؑ کے متعلق بائیبل کا یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایک غیر محرم عورت یعنی الصلام کی بیٹی جو حتی اور یاہ کی بیوی ہے اُس سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اور اس کے بعد اس عورت کے خاوند کو ایک جنگ میں بھیج کر دھوکہ سے قتل کروایا۔ اور بالآخر اُس عورت سے شادی کر دی۔ (سموئیل ۲ ۱۱ : ۲ ۲۶ ، ۲-۵)

(۶) اسی طرح حضرت سلیمانؑ پر بھی انہوں نے اسی قسم کا الزام لگایا اور لکھا ہے کہ انہوں نے غیر اللہ کی پیروی کی تھی اور خدا کی پوری پیروی نہیں کی۔ (سلاطین ۱ ۱۱)

ان دونوں مقدس وجودوں پر کئے گئے الزاموں کی تردید کرتے ہوئے خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہٖ

المؤمنین (۲۷ : ۱۶)

یعنی ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور دونوں نے کہا اللہ ہی سب تعریفوں کا مالک ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل عطا کیا تھا۔ (۱۱:۳۴)

وَوَھَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ (۳۸:۳۱)

یعنی ہم نے داؤد کو سلیمان بخشا جو بہت ہی اچھا بندہ تھا اور خدا کی طرف بہت جھکنے والا تھا۔

وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا۔ حضرت سلیمان نے کبھی بھی کفر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ آپ کی حکومت میں پائے جانے والے باغی اور سرکش لوگوں نے کفر کیا تھا

الغرض ان تنبیہات کی روشنی میں صاف واضح ہو جاتا ہے کہ بائیبل نے خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین کے متعلق جتنے بھی الزام تراشے تھے قرآن کریم نے ان سبھوں کی تردید کرتے ہوئے اُن کی عزت و ناموس کو تحفظ بخشا ہے۔

عیسائیوں نے یہ جرأت محض اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت یسوع مسیح کو ساری دُنیا کا آخری نجات دہندہ ثابت کیا جائے لیکن افسوس کہ وہ اس کوشش میں بھی ناکام و نامراد رہے کیونکہ حضرت یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو دنیا میں آئندہ آنے والے دنیا کے سردار خداوند کے فرزند دلبند و محبوبوں کے محبوب کی پیشخبری دی تھی۔ اگر حضرت مسیح ناصری ہی دُنیا کے آخری نجات دہندہ تھے تو اپنے بعد آنے والے دنیا کے ایک سردار کی نسبت پیشگوئی کرنے کی انہیں کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ مسیح ناصری نے اپنی انکساری اور عجز کا ان الفاظ میں اظہار بھی فرمایا ہے

”اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں“ (یوحنا ۱۴ : ۳۰)

اسی طرح آپ اپنے بعد آنے والے اس سردار دوجہاں اور آخری نجات دہندہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجدوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا“ (یوحنا ۱۶ : ۷ ، ۸ ، ۹)

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

”مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا“ (یوحنا ۱۶ : ۱۲ ، ۱۳)

یہ اور اس قسم کی کئی پیشگوئیوں کے ذریعے حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے دنیا کے آخری نجات دہندہ کے متعلق خبردار کیا تھا اور وہ آخری نجات دہندہ سرور کونین خاتم النبیین افضل المرسلین سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسائی صاحبان کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی پیشخبریوں کو سمجھنے اور اس طرح دُنیا کے آخری نجات دہندہ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصیت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۲۷۹۳ مکرمہ شریفاً بی بی بیوہ مکرم محمد قیوم سلمان پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ میں بیگھہ زرعی زمین ہے جس کی موجودہ قیمت -/۴۰۰۰ روپیہ ہے اور ایک کمرہ رہائشی مکان ہے جس کی موجودہ قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی موجودہ جائیداد اور آئندہ پیدا ہونے والی جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ نشان انگوٹھا شریفاً بی بی موصیہ

گواہ شد — محسن خان احمدیہ مبلغ

گواہ شد — لطیف الرحمٰن خان ممبر مجلس عاملہ

درخواستہائے دُعاء

۱۔ مکرم سید حسین صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۲۹ ظہور کو بوقت شام بذریعہ رکشا بستی سے قادیان آرہے تھے کہ راستہ میں بعض شرپسندوں نے ریلوے گارڈ پر پتھر پھینکا۔ ایک پتھر سید صاحب موصوف کی پیشانی پر لگا جس سے گہری چوٹ آئی۔ گو زخم سی دیا گیا ہے تاہم کافی مقدار میں خون بہہ جانے سے کمزوری ہو گئی ہے۔ صحت و شفاء کاملہ و عاجلہ پانے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ ایڈیٹر

۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب زیلی صدر جماعت احمدیہ تنیاپور بلدیہ شوراپور کے چیئرمین منتخب ہو گئے ہیں۔ تمام بزرگوں اور درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس اعزاز کو اسلام اور احمدیت کے حق میں بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار حنیف احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ تنیاپور

۳۔ مکرم غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بازی پاری گام کشمیر کا واسہ جو ایک ہی ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ نے شادی کے ایک عرصہ بعد دیا اب وہ بچہ پچھلے سال ماہ اگست سے بیمار ہے اور داخل ہسپتال ہے۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں اس بچہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ مرزا نسیم احمد

۴۔ عزیزم میاں رفیق احمد صاحب بی ایس سی ابن مکرم مولوی ہارون رشید صاحب ملازمت نہ مل سکنے کے باعث پریشان ہیں۔ جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم غیب سے سامان پیدا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔

خاکسار سید محمد زکریا احمدی
صدر جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ

۵۔ ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم سید محمد زکریا صاحب مرض قولنج میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ... (... الرحمٰن ...)

(بقیہ صفحہ ۲)

فرشتوں کے اترنے اور بشارت دینے کا مطلب صاف یہی ہے کہ کامل مومنوں کو الہام و کلام الٰہی سے نوازا جائے گا۔ ایسے الہامات عظیم الشان بشارات پر مشتمل ہوں گے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی ولایت حاصل ہوگی۔ دنیا میں بھی وہ محفوظ پناہ میں رہیں گے۔

یہ وہ نعمت ہے جس سے اسلام کے باہر تمام مذاہب والے محروم ہیں۔ آج صرف مسلمان ہی تحدی کے ساتھ اس امر کا دعوےٰ کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا شرف اسے حاصل ہو سکتا ہے اس لئے اسلام نے اس کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ مگر افسوس کہ بعض مسلمان کہلانے والے بھی قرآن کریم کی اس واضح تعلیم کے ہوتے ہوئے باوجود اس سے انکار کر دیتے ہیں لیکن جو شخص قرآن کریم کو تدبر اور غور سے پڑھتا ہے اور اسلام کے شیریں ثمرات سے آگاہی رکھتا ہے وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا بلکہ اس آیت کریمہ نے اس عظیم خزانہ کی خبر دی ہے اور ہم ایسے متلاشیان حق کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اسلام کی یہ نمایاں خوبی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ اب بھی قائم ہے اور خدا کے فضل و کرم سے احمدیہ جماعت کے اندر ہزاروں ہزار افراد اس امر کے صاحبِ تجربہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ان پر مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدی کی برکت سے ہوا ہے۔ اس زمانہ میں اس مقدس وجود کے ظاہر ہونے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی روحانی برکتوں کا نزول بھی شروع ہوا۔ اس جہت سے ہمارا یہ زمانہ روحانی طور پر بارانِ رحمت کے نزول کا زمانہ ہے۔ اس لئے خوش قسمت ہے وہ انسان جو اسلام کی اس امتیازی شان کو ذاتی طور پر سمجھنے اور اپنے وجود میں پا لینے کی سعادت حاصل کرتا ہے!!

(م ح م)

—— (پ) ——

اعلانات نکاح

۱۔ قادیان ۱۴ ظہور (اگست) —— آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اخویم مکرم عبد الحمید صاحب آف بنارس کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ آزیدہ صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو خاندانوں کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار سید عبد الصمد رضوی کارکن نظارت امور عامہ قادیان

۲۔ مکرم سید مدار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیموگہ میسور سٹیٹ اطلاع دیتے ہیں کہ محترم مولوی محمد امام صاحب نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) سیدہ امینہ ... صاحبہ بنت میر مرتضیٰ صاحب آف ... مرحوم کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب پسر عنندر محی الدین صاحب ساونت واڑی سے ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔

(۲) سیدہ رحمت النساء صاحبہ بنت سید عبد القادر صاحب کا نکاح خواجہ معین الدین صاحب پسر عنندر محی الدین صاحب ساونت واڑی سے ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔

بزرگان جماعت و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے ان دونوں نکاحوں کے بابرکت اور مثمر با ثمرات ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں اس خوشی میں انہوں نے مبلغ دس روپیہ اعانت بدر میں ارسال فرماتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ناظر امور عامہ قادیان

۳۔ عزیزم محمد سلیمان صاحب ساکن قادیان پسر سید لیاقت حسین صاحب درویش سلسلہ اسلام ۱۹۴۶ء میں بمقام غازی پور ضلع مونگھیر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ان کے نکاح کا اعلان ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ محترمہ سہیلہ خاتون صاحبہ دختر مکرم معاذ حسین صاحب ساکن غازی پور مذکور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے ۱۲ ماہ رواں کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ درویش قادیان

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دیں است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی شخص غریب نہیں ہو جاتا اگر حوصلہ اور ہمت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے۔ اے بھائی تجھے مدد کرنے کا یہ ثواب مفت میں دیا جا رہا ہے ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ہر حالت میں پورا ہو کر رہے گا۔ اے بخشنہار تو اس شخص پر ہزاروں مہربانیاں کر جو دین کی مدد کرنے والا ہے اگر کبھی کوئی مصیبت آن پڑے تو اس کی بلا دور کر دے۔

تحریک وقف جدید موقت کا ایک اہم تقاضا ہے اسے پورا کیجئے اس تحریک کو زندہ کیجئے اور اس کی رگوں میں قربانیوں کا خون بھر دیجئے تاکہ جس غرض سے یہ تحریک جاری کی گئی ہے وہ پوری ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو پوری طرح سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

کچھ عرصہ ہوا عبد الحمید صاحب آف شیخو پوری درویش قادیان بعض غیر قانونی حرکات کا مرتکب ہوا تھا اور جماعت کی بدنامی کا موجب بنا تھا۔

بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عبد الحمید کو مستقل طور پر قادیان سے نکال دیا گیا ہے اور جماعت سے بھی خارج کر دیا گیا ہے نیز اسے تین ماہ تک (۲۶ رجب سے ۲۵ ذی الحج تک) عبد الحمید سے احباب جماعت کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی از ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ہش / مئی ۱۹۶۹ء تا ماہ شہادت ۱۳۵۰ ہش / اپریل ۱۹۷۱ء کے لئے منظوری دی جاتی ہے یہ تیسری قسط ہے۔ بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت قائد کا انتخاب کر کے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سے منظوری حاصل کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس خدام الاحمدیہ	منظور شدہ قائد برائے سال ۱۳۴۸-۵۰ ہش / ۱۹۶۹-۷۱ء
۱	کٹک	مکرم مولوی سید محمود احمد صاحب ناصر
۲	یادگیر	مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب
۳	جنتہ کنٹہ	مکرم محمد عبد الحی صاحب
۴	رشی نگر	مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب ڈون
۵	سوسی بی مائینز	مکرم مبارک احمد صاحب
۶	مدراس	مکرم اے عبد السلام صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مسجد احمدیہ چنت کنٹہ کے افتتاح کی تقریب

اور

آل انڈیا احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنے گاؤں چنت کنٹہ میں زرِ کثیر خرچ کر کے ایک وسیع اور خوشنما مسجد تعمیر کروانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے۔

اس مسجد کے افتتاح کی تقریب وہ شایانِ شان طور پر منعقد کرنا چاہتے ہیں اور اس موقعہ پر جہاں انہوں نے مرکز سے بعض دوستوں کو مدعو کیا ہے وہاں وہ یہ چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس تقریب میں شرکت کریں۔

اسی موقعہ پر مکرم سیٹھ صاحب موصوف وسیع پیمانہ پر تبلیغی اور تربیتی نقطۂ نگاہ سے ایک احمدیہ کانفرنس بھی آل انڈیا پیمانہ پر منعقد کرنا چاہتے ہیں اور ان کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس موقعہ پر ہندوستان کی تمام جماعتوں کی نمائندگی ہو جائے۔ چنت کنٹہ میں قیام و طعام کا انتظام مکرم سیٹھ صاحب موصوف کی طرف سے ہوگا۔

یہ تقاریب مورخہ ۸-۹-۱۰ر اکتوبر کو چنت کنٹہ میں منعقد ہوں گی۔ سیٹھ صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ جو دوست اس تقریب میں شریک ہونا چاہیں وہ مورخہ ۷ر [illegible] کو حیدرآباد پہنچ جائیں۔ ۸ر اکتوبر کی صبح کو وہاں سے تمام دوست قافلہ کی صورت میں موٹر کاروں یا بس کے ذریعہ سے چنت کنٹہ کے لئے روانہ ہوں گے۔

جو دوست اس سلسلہ میں مکرم سیٹھ صاحب موصوف کے ساتھ خط و کتابت کرنا چاہیں وہ اس پتہ پر کر سکتے ہیں۔

مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب

148 RED HILL

HYDERABAD (ANDHRA)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفتہ تحریک جدید

از ۲۴ ماہ اخاء (اکتوبر) تا ۳۱ ماہ اخاء (اکتوبر)

وکالت مال نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال بھی حسبِ سابق ۲۴ تا ۳۱ اخاء ہفتہ تحریک جدید منایا جائے اور احبابِ جماعت [illegible] ان کی اس سلسلہ میں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جا[illegible] اس اعلان کے ذریعہ اس [illegible] اطلاع [illegible] جماعت تک پہنچاتے ہوئے درخواست ہے کہ

۱۔ وہ اپنی اپنی جماعت میں پوری کوشش سے یہ [illegible] اور جو دوست ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہو[illegible] انکو اس تحریک کی افادیت اور اہمیت سے آگاہ کر[illegible] شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

۲۔ [illegible] دوستوں کی حیثیت سے کم وعدہ جات ہیں انکے [illegible] میں اضافہ کرایا جائے۔

۳۔ جیسے ذمہ سالِ رواں کا چندہ تحریک جدید [illegible] ہے یا گذشتہ سالوں کا بھی کچھ بقایا ہو انکو جلد اد[illegible] کی تحریک کی جائے اور کوشش کی جائے کہ [illegible] ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا سو فیصدی [illegible] ہو جائے۔

۴۔ ہر جماعت اس سلسلہ میں اپنی کارگزاری رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال کرے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نظامِ وصیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "نظامِ وصیت" کے متعلق [illegible] "الوصیت" کے ضمیمہ میں فرماتے ہیں:-

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں، وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں .... اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

پس خوش قسمت ہیں وہ جو وصیت کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ "نظامِ وصیت" سے منسلک ہو جاتے ہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اعانتِ بدر ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس کی اعانت فرما کر اپنے فرض کی ادائیگی فرمائیں۔ — مینیجر بدر

کار اور ٹرک کے پُرزے

اگر آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا تو یہ مت خیال فرمائیے کہ یہ پُرزہ بھارت میں نایاب ہو چکا ہے آپ ٹیلیفون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبرز 23—1652 23—5222

تار کا پتہ "Auto centre"

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی تھے

مختلف اقسام۔ دفاع، پولیس، ریلوے، فائر سروسز، ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، ڈیریز، ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت دستیاب ہو سکتے ہیں۔

گلوب ربر انڈسٹریز

آفس و فیکٹری: ۱۰- پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۲۲۷۲ - ۲۴

شوروم: ۳۱ - لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۴۰۱ - ۳۴

تار کا پتہ: "گلوب ایکسپورٹ" "Globe Export"